99353-اگر بیوی سے دخول نہیں کیا تو اسکا فطرانہ خاوند کے ذمہ نہیں

سوال

ایک شخص کا عورت سے نکاح ہو چکا ہے، لیکن ابھی اس کی رخصتی نہیں ہوئی تو کیا اسکا فطرانہ خاوند کے ذمہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

علماء کرام رحمہم اللہ کا اس میں اختلاف ہے کہ : آیا جن افراد کا خرچ مرد کے ذمہ ہے ان کے فطرانہ کی ادائیگی بھی اسی کے ذمہ ہوگی یا نہیں ؟

اس میں دو قول ہیں :

پہلا قول :

انسان پر لازم ہے کہ وہ اپنی جانب سے بھی اور جن افراد کا خرچ اس کے ذمہ ہے اور وہ ان پر خرچ کرتا ہے ان فطرانہ بھی ادا کرے، مثلا بیوی اور اولاد. حنابلہ کا مسلک یہی ہے.

انہوں نے دار قطنی اور بیہقی کی درج ذیل روایت سے استدلال کیا ہے :

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جن پر تم خرچ کرتے ہو ان کا فطرانہ بھی ادا کرو"

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے، دار قطنی، بیہقی، ابن العربی، ذھبی، نووی، اور ابن حجر وغیرہ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے.

دیکھیں : المجموع (113/6) اور تلخیص الحبیر (771/2).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے، کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا اگر خاوند اور بیوی کے درمیان شدید قسم کا نزاع ہو تو بیوی کا فطرانہ خاوند کے ذمہ ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

"انسان پر اپنی اور ہر اس شخص کی جانب سے جس کے خرچ کا وہ ذمہ دار ہے اور ان کا خرچ اس پر واجب ہو ان کا فطرانہ ادا کرنا لازم ہے، اور ان میں بیوی بھی شامل ہوتی ہے، کیونکہ بیوی کا خرچہ بھی خاوند پر واجب ہے" انتہی.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (367/9).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے یہی قول اختیار کیا ہے :

"دوسرا قول :

اپنے علاوہ کسی اور کا فطرانہ دینا لازم نہیں، احناف کا مسلک یہی ہے، اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور فطرانہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر مسلمان غلام اور آزاد مرد و عورت چھوٹے اور بڑے پر فرض کیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1503) صحیح مسلم حدیث نمبر (984).

تو اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ : ہر ایک مسلمان شخص پر فطرانہ واجب ہے، اور اصل یہ ہے کہ جسے واجب کے ساتھ مخاطب کیا جائے وہ اسی شخص پر واجب ہوتا ہے.

دیکھیں : مجموع الفتاوی ابن باز (197/14).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی اس قول کو اختیار کرتے ہوئے کہا ہے :

صحیح تو یہی ہے کہ انسان کا اپنی جانب سے ہی فطرانہ ادا کرنا واجب ہے، اور بیوی پر اپنا فطرانہ خود ادا کرنا واجب ہوگا، اور باپ پر اپنا فطرانہ خود ادا کرنا، اور بیٹی پر اپنا، اس شخص پر نہیں جو بیوی اور رشتہ داروں پر خرچ کرتا ہے، اور اس لیے بھی کہ فرض میں اصل یہ ہے کہ وہ ہر ایک پر بعینہ فرض ہوتا ہے نہ کہ کسی دوسرے پر. انتہی بتصرف.

دیکھیں : الشرح الممتع (154/6).

دوم :

خاوند کے ذمہ بیوی کا فطرانہ اس وقت لازم ہوگا جب وہ بیوی پر خرچ کرتا ہو، اور یہ تو معلوم ہے کہ بیوی کا نفقہ اور خرچ اس وقت خاوند کے ذمہ واجب ہوتا ہے جب بیوی اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کر دے، اور اسے اپنے ساتھ تعلقات قائم کرنے دے، لیکن اگر بیوی ابھی تک اپنے باپ کے گھر میں ہو، تو اس کا خرچ خاوند کے ذمہ نہیں، اور اسی طرح فطرانہ بھی خاوند کے ذمہ نہیں ہوگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہر وہ عورت جس کا خرچ اور نفقہ خاوند پر لازم نہیں مثلا جس عورت کی رخصتی نہیں ہوئی اور خاوند کے سپرد نہیں کی گئی، اور وہ چھوٹی عمر کی بچی جس سے استمتاع کرنا ممکن نہیں، تو اس کا خرچ خاوند کے ذمہ لازم نہیں، اور نہ ہی اسکا فطرانہ خاوند کے ذمہ ہے، کیونکہ وہ ان میں شامل نہیں ہوتی جن کی معونت خاوند کے ذمہ ہے" انتہی.

دیکھیں : المغنی (361/2).

اور بھوتی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

جس کا نفقہ خاوند کے ذمہ لازم نہیں ان کا فطرانہ بھی خاوند پر لازم نہیں آتا، مثلا وہ بیوی جس سے دخول نہیں ہوا اور اس نے اپنا آپ خاوند کے سپرد نہیں کیا" انتہی بتصرف.

دیکھیں: کشاف القناع (252/2).

واللہ اعلم.